بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

بلاغ القرآن

جلد نمبر ۴۹ ۔ شمارہ نمبر ۶

جون: 2004ء

قرآنِ کریم کو اختراعِ ذہنی کا مرقّع بنانے کی نادر ترین کوشش

بجواب

''نمازِ پنجگانہ کا قرآنی ثبوت''

از علامہ تمنّا عمادی صاحب

ادارہ بلاغ القرآن 110۔ این سمن آباد لاہور

فون: 7551559

Five Times Daily Salat

Salah Prayer Namaz

Proved From the Quran

Syed Hayatul Haq Muhammad

Mohi-ud-Din

(Allama Tamanna Imadi)

[1888-1972]

If you take the things as granted, it is very easy, but if you want to prove them, then it becomes very difficult.

Rana Ammar Mazhar

Balagh Ul Quran

الصلوٰة خمسة

نماز پنجگانہ کا قرآنی ثبوت

از

علامہ تمنا عمادی مجیبی پھلواروی

ناشر

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر ۳-۷-۱-اے، بلاک نمبر ۱، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰

فون: ۶۲۱۴۳۹ — ۶۲۷۸۴۰

Three Times Daily Salat Salah Prayer Namaz Proved From the Quran

Reply to Five Times Daily Salat Salah Prayer Namaz Proved From the Quran

By Balagh Ul Quran [June 2004]

افسوسناک خبر　　　　تعزیت

آہ! میاں عبدالحمید اس دنیا میں 96 بہاریں گزار کر 11 مئی 2004ء بروز منگل اپنے احباب ولواحقین کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دے گئے۔ وہ عملی زندگی کے قائل تھے۔ کہا کرتے تھے کہ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنا چاہئے۔۔۔۔ قرآن حکیم کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی جوارِ رحمت میں لے لے گا۔ اللہ رب العٰلمین اُن کے احباب ولواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ میاں عبدالحمید کی یاد ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہے گی۔

ڈاکٹر ارشد بن میاں عبدالحمید

فون: 7821234

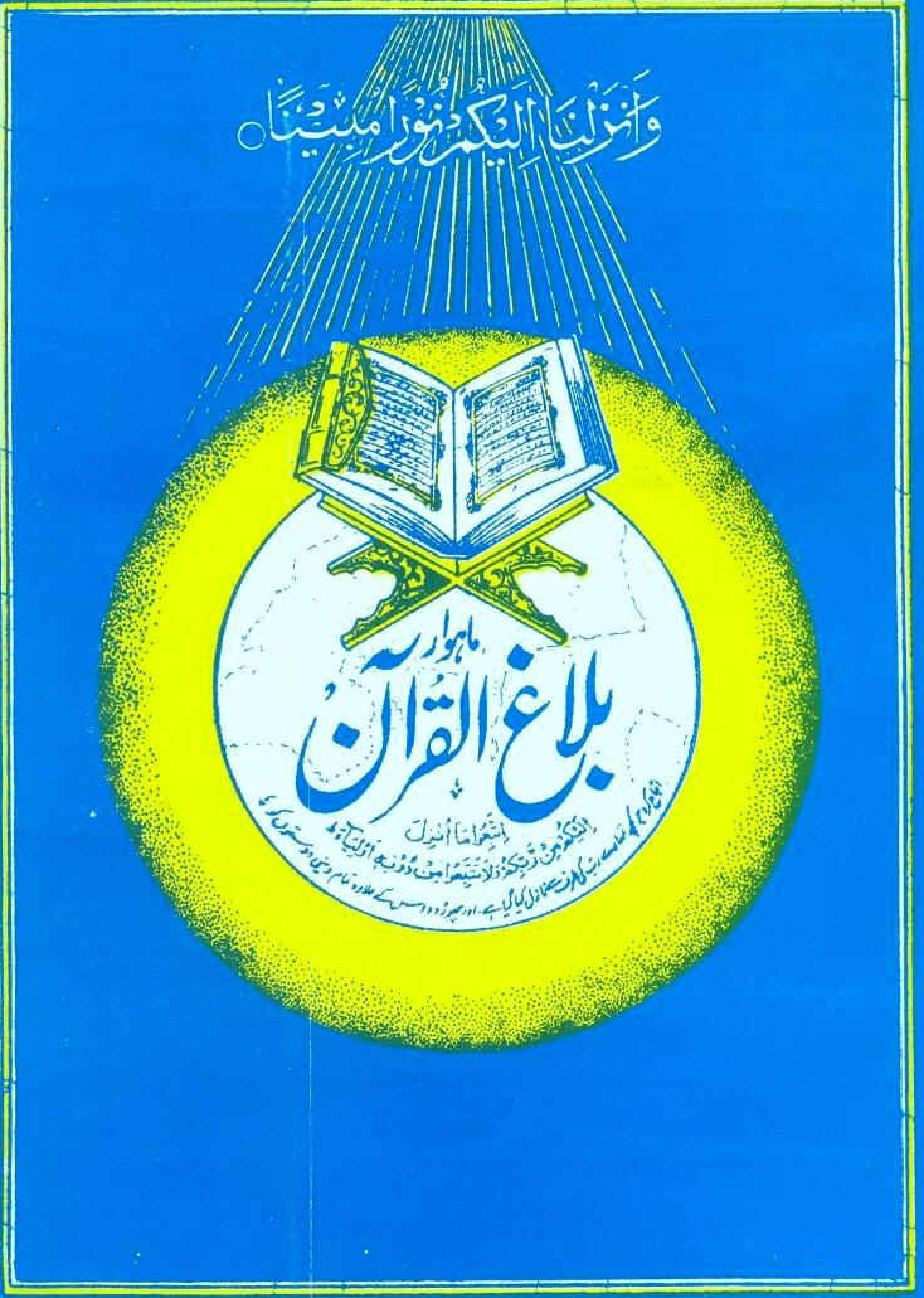

وانزلنا الیکم نورا مبینا
ماہوار رسالہ
بلاغ القرآن
اتبعوا ما انزل
الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

پیش لفظ

محترم علامہ تمنا عمادی صاحب نے ادارہ بلاغ القرآن کے شائع کردہ پمفلٹ ''الصلوٰۃ'' کے جواب میں کتاب ''نمازِ پنجگانہ کا قرآنی ثبوت'' 1972ء میں شائع کی تھی۔ جس کا جواب اُسی سال بلاغ القرآن کی مختلف اقساط میں شائع کیا تھا جسے اب باقاعدہ پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔

کتاب کے نام سے ظاہر ہے، اس میں قرآن کریم سے نماز کے پانچ وقت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر ہوا یہ کہ پانچ وقت قرآن کریم سے کیا ثابت ہوتے اُلٹا انہوں نے قرآن کریم کو روایات کا محتاج اور ذاتی اختراعات کا مرقع بنادیا ہے۔ علامہ صاحب نے قرآن کریم سے پانچ نمازیں ثابت کرنے کے لئے جو سورۃ طٰہٰ کی آیت 130 پیش کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ آپ نے قرآن کریم کو اختراعِ ذہنی کا مرقع بنا کر، اس کتاب کا وہ مقام ہی ضائع کردیا ہے جو عالمگیر ضابطۂ حیات کی حیثیت سے خود اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ هُدًى لِّلنَّاس 2/185 ہے لا ریب ہے 2/2 مفصل ہے 6/114 مکمل ہے 6/115 آسان ہے 54/17,23,32,40 کافی ہے 29/51 مفسر ہے 25/33 اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں 18/1

لیکن محترم علامہ صاحب نے پانچ نمازوں کے ثبوت کا جو انداز و اسلوب اختیار اور آیت نمبر 20/130 کا جو مفہوم پیش کیا ہے اس کے ساتھ مندرجہ بالا اللہ تعالیٰ کے تمام دعوؤں کی تکذیب کردی ہے جس کے ثبوت کے لئے ہم محولہ بالا آیت اور علامہ صاحب کا مفہوم آگے صفحات ۲۴۔۲۶ پر پیش کریں گے۔

علامہ صاحب نے نماز کو پانچ ادوار میں تقسیم کرکے لکھا ہے کہ جب آپ اکیلے تھے تو آپ پر چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک نماز فرض ہوئی تھی۔ جب کچھ آدمی آپ کے ساتھ مل گئے تو دو نمازیں فرض کردی گئیں۔ مگر صحابہ کرامؓ کافروں کے خوف سے چھپ چھپ کر نماز پڑھتے تھے اس طرح جوں جوں مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی اور خوف کم ہوتا گیا۔ توں توں نمازوں کی تعداد دو سے تین، تین سے چار اور چار سے پانچ کی آخری حد تک پہنچ گئی۔

اس طرح نمازوں کی تعداد کے ضمن میں محترم علامہ صاحب کا پیش کردہ اصول یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر لوگ مسلمان ہونے شروع نہ ہوتے تو ایک ہی نماز فرض رہتی یعنی محترم موصوف کے مطابق لوطؑ کو چونکہ صحابہ کی جماعت میسر نہیں آئی تھی اس لئے اُن پر صرف ایک ہی نماز فرض رہی تھی۔ اور اسی طرح صحابہ کی تعداد کی کمی بیشی کے مطابق کسی نبی پر ایک، کسی پر دو، کسی

پر تین، کسی پر چار اور کسی پر پانچ نمازیں فرض ہوتی رہی تھیں۔ یہ محترم علامہ تمنا عمادی صاحب کا سمجھا ہوا نہ بدلنے والا دینِ الٰہی، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بڑے دعوے کے ساتھ اعلان کر رکھا ہے:۔ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہ 10/64 اللہ تعالیٰ کے احکام کے لیئے بدلنا ہے ہی نہیں۔ وَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ 6/34,115 اور اللہ کے احکام کوئی بھی بدلنے والا نہیں۔ حتیٰ کہ خود میری طرف سے بھی بات بدلی نہیں جاتی:۔ مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ 20/29

غارِ حرا میں دس وحیاں۔ چار قرآنی اور چھ غیر قرآنی

محترم علامہ تمنا عماری صاحب نے یہ تصور پیش کیا ہے کہ رسولؐ نے قبل نبوت کی زندگی میں رہبانیت اختیار کر رکھی تھی۔ آبادی سے میلوں دور ایک پہاڑ کی غار میں چلے جاتے تھے۔ کیوں جاتے تھے؟ اللہ اللہ کرنے؟ نہیں۔ علامہ صاحب کا کہنا ہے غار حرا میں دس وحیاں نازل ہوئی تھیں جن کے حوالہ جات محترم موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ 34 تا 43 پر درج کرنے کے بعد صفحہ 43 پر بالفاظ جلی لکھا ہے:۔

تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ غرض کہ حرا میں دس وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ جبریل اتریں جن میں سے چار وحی قرآنی میں اور چھ غیر قرآنی'' اس سے آگے محترم نے عین متصلاً تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''میں نے جو کچھ لکھا ہے درائتِ قرآنیہ سے لکھا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔۔۔۔۔ اگر میں نے کوئی بات غلط لکھی ہے تو وہ میری خطاءِ اجتہادی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ علیم ''بذات الصدور ہے''۔۔۔۔ اس پر ہماری گذارش ہے کہ علامہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اس پر اقتباس بالا کے دیئے الفاظ میں خود آپ کو بھی یقین نہیں۔ اور اسی بے یقینی کا آپ نے صفحہ 43 پر ماضی شکیہ کے صیغے میں کھل کر اقرار فرمایا ہے کہ گمان غالب ہے کہ یہ وحی ضرور نازل ہوئی ہوگی۔

اب غور فرمائیں کہ **نازل ہوئی ہوگی** کا جملہ شک کا فائدہ دیتا ہے یقین کا نہیں۔ پھر آپ نے جو درائتِ قرآن کا ذمہ لیا ہے وہ بھی غلط ہے کیونکہ سرِ فہرست قرآن میں غار حرا کا نام تک موجود نہیں جسے محترم موصوف نے اپنے دلائل کی اساس مقرر کیا ہے۔

محترم علامہ صاحب کے عشرۂ کاملہ پر ہمارا سوال یہ ہے کہ جب علامہ صاحب نے اپنی کتاب کا نام رکھا ہے'' نمازِ پنجگانہ کا قرآنی ثبوت'' تو پھر غار حرا کے سو فیصدی فرضی قصے کا سہارا کیوں لیا گیا ہے جبکہ قرآن کریم میں نہ حرا کا نام ہے اور نہ ذکر، نہ اشارہ نہ کنایہ؟

☆ المختصر اب ہم محترم موصوف کا پیش کردہ عشرۂ کاملہ زیر بحث لائیں گے یعنی آپ کی پیش کردہ غیر قرآنی اور چار قرآنی وحیوں پر نمبر وار تبصرہ پیش خدمت ہے۔

سب سے پہلی غیر قرآنی وحی

☆ محترم موصوف نے صفحہ ۳۵ سطر ۱۸ پر غارِ حرا کے فرضی قصے کے ضمن میں لکھا ہے:۔ ''سب سے پہلی وحی اُنہوں (جبریل) نے تلقین ایمان کی پیش کی۔ جو قرآنی آئت کی صورت میں نہ تھی بلکہ غیر قرآنی وحی تھی۔ اسلئے کہ قرآنی وحی تو نبوت ملنے کے وقت ہی پیش کی جاسکتی تھی (عطاء) نبوت سے پہلے آپ کا مومن ہونا ضروری تھا۔'' (العیاذ باللہ)

☆ اس اقتباس میں محترم موصوف نے یہ تاثر دیا ہے کہ رسولؐ قبل نبوت کی طویل زندگی میں مومن نہیں تھے۔ اسلئے آپکو خلعت نبوت عطا کرنے سے پہلے مومن بنانا ضروری تھا۔ سورہ تغابن میں مومن کی ضد کافر بتائی گئی ہے۔ 64/2 لیکن رسول کی قبل نبوت کی زندگی کو کفر کے کھاتے میں ڈالنے کی جرأتِ بیباک محترم موصوف جیسے حضرات ہی کر سکتے ہیں جو صرف غیر قرآنی وحی منوانا چاہتے ہیں۔ خواہ رسول کو قبل نبوت غیر مومن ہی بتانا پڑے۔۔۔ محترم علامہ صاحب نے سب سے پہلی وحی کو غیر قرآنی اسلئے تجویز کیا ہے تاکہ ہونیوالے نبی کو مومن بنا کر قرآنی وحی کیلئے تیار کیا جاسکے۔ واضح رہے کہ اقتباس بالا کے خط کشیدہ الفاظ میں اس مخصوص امر کا انکشاف کیا گیا ہے'' کہ قرآنی وحی تو نبوت ملنے کے وقت پر ہی پیش کی جاسکتی تھی۔ (عطاءِ) نبوت سے پہلے آپکا مومن ہونا ضروری تھا'' دیکھئے ان الفاظ میں علامہ صاحب نے یہ اصول متعین کیا ہے کہ غیر قرآنی وحی کا تعلق غیر مومن اور غیر نبی کیساتھ ہے اور قرآنی وحی کا تعلق نبی کیساتھ ہے تو اسطرح علامہ صاحب کے اپنے اصول کیمطابق عطاءِ نبوت کے بعد غیر قرآنی وحی کی ضرورت ختم ہو چکی تھی کیونکہ بقول علامہ صاحب اب رسولؐ مومن ہو چکے تھے۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ علامہ صاحب موصوف اپنی پانچ نمازوں کی مہم کو کامیاب کرنے کیلئے اپنے خود پیش کردہ اصول کے خلاف عطاءِ نبوت کے بعد بھی غیر قرآنی وحی کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں حقیقت یہ کہ اہل روایات کا کوئی اصول ہے ہی نہیں۔

☆ قبل نبوت کی زندگی میں کیا آپؐ مومن نہیں تھے؟ نبیؐ قبل نبوت بھی کافر نہیں تھے۔ زمانہ قبل نبوت میں خود اہل کتاب میں بھی صلوٰۃ گزار مومن موجود تھے۔ (3/113) اُنہوں نے جب قرآن سُنا تو فرط شوق سے اُنکی آنکھوں میں آنسو آگئے قرآن پر ایمان لے آئے 5/83 اور انہوں نے کہا کہ ہم تو اس سے پہلے ہی مسلمان تھے 28/53 اسی طرح رسول بھی قبل نبوت کی زندگی میں مسلمان تھے کافر نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کو اپنی قبل نبوت کی زندگی کو کافروں کے سامنے اپنی صداقت کی دلیل کے طور پیش کرنیکا حکم دیا ہے۔ 10/16 لیکن محترم علامہ صاحب نے ان قرآنی دلائل کے

خلاف رسول کو قبل نبوت کی زندگی میں ایمان سے خارج کر دیا ہے اس پر انہوں نے وہی آیت مجیدہ بطور دلیل پیش کی ہے جو علماءِ روایات، تصریف آیات کے قرآنی اسلوب سے بے بہرہ ہونے کی بدولت صدیوں سے پیش کر رہے ہیں۔ یہ آیت ہے مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيْمَانُ 42/52 اس کا معنیٰ محترم موصوف نے صفحہ 16 سطر 13 پر بالفاظِ ذیل لکھا ہے:۔ ''اے رسول! تم تو واقف بھی نہ تھے کہ منزل من اللہ کتاب کیا ہے (کیسی ہوتی ہے) بلکہ ایمان کی حقیقت سے بھی نا آشنا تھے۔۔۔۔ جو شخص ایمان کی حقیقت خود نہیں جانتا۔ اُس کو حقیقت ایمان سے پوری طرح واقف کے بغیر اور اُسے **مومن** بنائے **بغیر** نبوت و رسالت کا اہم ترین منصب کیونکر دیا جا سکتا ہے''۔

☆ دیکھا آپ نے کہ اس قرآنی شہادت کے باوجود کہ زمانہ ءِ نزولِ قرآن کے وقت نماز گزار مومنوں کی ایک جماعت موجود تھی 3/113، قرآن سُنا تو اُن کی آنکھوں سے وفورِ شوق سے آنسو بہہ نکلے 5/83، انہوں نے اعلان کیا کہ قرآن حق ہے اور ہم اس سے پہلے کے مسلمان ہیں 28/53۔ پھر بھی ''مومن بنائے بغیر کے الفاظ'' میں کس طرح رسول کو قبل نبوت کی زندگی میں غیر مومن ثابت کرنے کی جسارت کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ آئت بالا 42/52 کا مذکورہ مفہوم صرف اس لئے لے لیا گیا ہے کہ محترم علامہ صاحب تصریفِ آیات کے قرآنی اسلوب کے منکر ہیں۔ تصریف آیات کے مطابق اس آیت کی مفسّر آیت ذیل ہے:۔

☆ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوا اَنْ يُلْقٰى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ 28/86 اور اے رسول! آپ کو یہ امید نہیں تھی کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائیگی۔ مگر یہ نزولِ کتاب آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمت ہے ۔۔۔۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کو بھی نگاہوں کے سامنے رکھیں:۔

☆ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ 28/51ہ اور بیشک ہم نے اپنے قول کو باہم متوصل کر دیا ہے تا کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں ۔۔۔۔ پس اس ہدایتِ الٰہی کے مطابق مذکورہ بالا ہر دو آیات کریمات 42/52 اور 28/86 کو باہم متوصل کیا جائے تو ذیل کا صحیح مفہوم نکھر کر عیاں ہو جاتا ہے:۔

☆ ''اے رسول! آپ کو اس امر کی نہ خبر تھی نہ امید کہ آپ کی طرف کتاب نازل کی جائے گی اور نہ اس چیز پر آپ کا ایمان ہی تھا۔ سوائے اس کے کہ آپ پر نزول کتاب آپ کے پروردگار کی ایک رحمت ہے'' ۔۔۔۔ پس اگر محترم علامہ صاحب قرآنی اسلوب تصریف و توسیلِ آیات پر ایمان رکھتے تو رسول سلام علیہ کو قبل نبوت کی اُس طویل زندگی میں ہرگز خارج از ایمان ثابت نہ کرتے، جسے خود اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرنے کا حکم دیا تھا:۔

☆ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ 10/16 اے رسولؐ! ان سے کہئے گا کہ میں نے تمہارے درمیان ایک عمر گزاری ہے۔ تم کیوں عقل نہیں کرتے۔ کیا تم نے میری قبل نبوت کی زندگی میں کوئی عیب دیکھا ہے؟ ہم پوچھتے ہیں کیا یہ خارج از ایمان کی زندگی بطور دلیل پیش کی گئی تھی؟ العیاذ باللہ!

نقل کفر کفر نہ باشد: علامہ صاحب کے طبعزاد نظریہ کیمطابق رسولؐ قبل نبوت کی زندگی میں چونکہ مومن نہیں تھے۔ اسلئے بقول محترم موصوف رسول کو بذریعہ اولین غیر قرآنی وحی مومن کیا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ علامہ صاحب نے اس کیلئے کوئی حوالہ پیش نہیں کیا کہ رسول کو مومن کرنیوالی غیر قرآنی وحی، بخاری مسلم یا کافی کلینی وغیرہ نام نہاد غیر قرآنی وحی کی کتابوں میں سے کسی کتاب میں موجود ہے۔ حقیقت یہ کہ جو چیز ادارہ بلاغ القرآن کے پمفلٹ ''الصلوٰۃ'' کے جواب کیلئے بروقت وضع کر لی گئی ہو۔ اسکا حوالہ کہاں سے میسر آسکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ پیش نہیں کیا گیا کہ رسولؐ قبل نبوت مومن نہیں تھے۔

دوسری اور تیسری قرآنی وحی ہے بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ کی:۔ ☆ محترم موصوف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۶ سطر ۵ پر لکھا ہے کہ:۔ ''پہلی وحی قرآنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور دوسری سورۃ فاتحہ کی ہوئی جس کو عام وحی کے اعتبار سے دوسری اور تیسری وحی سمجھئے''۔ اس اقتباس میں غیر قرآنی وحی کا نظریہ تو 36/69 کیمطابق ہے ہی غلط۔ اس کے سوا علامہ صاحب نے ٹھیک لکھا ہے کہ رسولؐ پر جو پہلی وحی ہوئی وہ سورہ فاتحہ معہ بسم اللہ الرحمٰن کی تھی۔ سورہ فاتحہ کا نام ہی اس امر کی بین دلیل ہے کہ سب سے پہلے وحی یہی ہے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس سے الگ نہیں ہے۔ علامہ صاحب نے خواہ مخواہ عشرۃ کاملۃ کی گنتی پوری کرنے کیلئے پہلے تلقین ایمان کے نام سے ایک غیر قرآن وحی تراش لی ہے۔ اور اس کے بعد بسم اللہ سمیت سورہ فاتحہ کو جو ایک ہی وحی ہے دو بنا دیا ہے۔ المختصر! رسولؐ پر جو اولین وحی نازل ہوئی وہ سورہ فاتحہ کی تھی۔ غار حرا کا فرضی قصہ اور سورہ علق کی پہلی پانچ آئتوں کو اوّلین وحی بلا بسم اللہ قرار دینا کتب روایات کی اختراعات میں سے ہے۔ محترم علامہ صاحب نے عام محدثین سے اختلاف کر کے اوّلین تنزیل جو سورہ فاتحہ کو تسلیم کیا ہے۔ اگر اس سے غار حرا کا فرضی قصہ الگ کر دیا جائے تو یہ عین درائت قرآنیہ کیمطابق ہے۔

☆ کتاب کے اس صفحہ ۳۶ سطر ۷ پر محترم موصوف نے لکھا ہے:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین ---الخ کو اگرچہ اول وحی قرآنی عام محدثین واہل سیر نہیں لکھتے ہیں۔ مگر بعض روائتیں اسکی، تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں ہیں۔ مگر روائتی ضعف سے نفس حدیث جو درایۃً صحیح ہو ضعیف نہیں ہو سکتا''۔۔۔ اس اقتباس میں بتایا گیا ہے کہ محدثین واہل سیر روائت

موجود تو ہے لیکن اُسے محدثین نے مرسل یعنی ضعیف ٹھہرا کر رد کر دیا ہے۔ اسپر محترم موصوف نے اسی صفحہ کے فٹ نوٹ میں سطر ۱۹ پر لکھا ہے:۔

☆ ''اگر راویوں کے ثقہ ہونیکے باوجود محض اس کا مُرسل ہونا اسے ساقط الاعتبار قرار دینے کیلئے کافی ہے تو سورہ علق کی ابتدائی آئتوں کی جو روائت زہری سے ہے اس میں تو مرسل ہونے کیساتھ ساتھ مزید دو خامیاں بھی ہیں پھر اسے ساقط الاعتبار کیوں نہیں کہا جا سکتا''۔

دیکھا آپنے! یہ ہے روائتوں کو مسائل کی اساس ٹھہرانے کا نتیجہ کہ :۔

☆ محترم علامہ صاحب کیمطابق سورہ فاتحہ کو اولین وحی بتانیوالی اور سورہ اقراء کی پہلی آئتوں کو اولین وحی قرار دینے والی دونوں روائتیں فنِ حدیث کیمطابق ساقط الاعتبار ہیں بلکہ سورہ اقراء والی روائت میں بقول علامہ صاحب مزید دو خامیاں بھی موجود ہیں۔ مگر دونوں میں سے محدثین واہل سیر نے اُس کو کیوں قبول کیا ہے۔ جسمیں دوسری کی نسبت مزید دو خامیاں پائی گئی ہیں؟

☆ صرف درائت قرآنیہ کی مخالفت کیلئے کہ سورت فاتحہ جو اسم بامسمّٰی یعنی اولین سورت کے نام سے موسوم بھی ہے۔ اور مشاہدہ کی رُو سے قرآن کریم میں پہلے نمبر پر موجود بھی ہے۔ اُسے خلاف درائت پہلی سورت نہ مانا جائے۔ اور سورہ علق نمبر ۹۶ کی صرف پانچ آئتوں کو نزول کی رُو سے پہلے نمبر پر لا کر قرآن کریم کو اقوام عالم کی نظروں میں گرا دیا جائے۔ اسلئے اُس روائت کو قبول کر لیا گیا ہے جو فن حدیث کی رُو سے مرسل ہونے کی بدولت نہ صرف ساقط الاعتبار ہے بلکہ اسمیں مزید دو خامیاں بھی ہیں۔

☆ افسوس ہے کہ محترم علامہ عمادی صاحب خود بھی قرآن کریم کو اسطرح تسلیم کرتے ہیں کہ پہلی سورتوں میں پچھلی آئتیں گھسی ہوئی ہیں اور پچھلی سورتوں میں پہلی آئتیں داخل کر دیگئی ہیں۔ ثبوت آٹھویں وحی کے عنوان میں آگے آ رہا ہے۔

چوتھی وحی قرآنی:۔

صفحہ ۳۶ سطر ۱۰ پر لکھا ہے کہ:۔ ''چوتھی وحی قرآنی'' سورہ علق کی پہلی پانچ آئتوں کی ہوئی۔ اس کی غرض آپؐ کو لکھنے پڑھنے کی صلاحیت والا بنا دینا تھا۔''

پانچویں وحی غیر قرآنی :۔

☆ اسی صفحہ کی سطر ۱۳ پر لکھتے ہیں:۔ ''پانچویں وحی'':۔ بذریعہ غیر قرآنی وحی آپؐ کو تعلیم قرأت دی یعنی آپ ﷺ میں بالفعل پڑھنے کی صلاحیت پیدا کر دی'' ۔۔۔ ان دونوں وحیوں یعنی چوتھی قرآنی اور پانچویں غیر قرآنی کی ایک ہی غرض درج ہے:۔ ''آپؐ کو لکھنے پڑھنے کو صلاحیت والا بنا دینا'' ۔۔۔ آپؐ میں